مدیر کے نام

مولہ عبدالفتاح ' کوہاٹ

'تہذیبوں کا تصادم، حقیقت یا واہمہ؟' (مئی ۲۰۰۶ء) وقت کے اہم ترین موضوع پر قلم اٹھایا گیا ہے۔ 'ترجیح آخرت' میں مولانا مودودیؒ کے قلم سے فکرِ آخرت کی تربیت کے لیے فکری و عملی رہنمائی میسر آئی۔ 'قومی ذرائع ابلاغ پر ایک نظر' (مئی ۲۰۰۶ء) میں پیش کیا گیا تجزیہ اور لائحہ عمل عملی اقدامات کی متقاضی ہے۔ حکومت اور ارکان اسمبلی کو اپنی ذمہ داری محسوس کرنا چاہیے۔ آغا خان بورڈ پر کچھ عرصہ قبل ایک اچھی تحریر شائع ہوئی تھی۔ بورڈ کی سرگرمیاں جاری ہیں' اس حوالے سے باخبر رکھنے کی ضرورت ہے۔

حمید اللہ خٹک' لاہور

'قومی ذرائع ابلاغ پر ایک نظر' (مئی ۲۰۰۶ء) عنوان دیکھ کر خیال آیا کہ مقالہ نگار نے نظریاتی نقطۂ نظر سے جائزہ لیا ہوگا۔ لیکن اس میں صرف حکومت اور ذرائع ابلاغ کی کش مکش کی تاریخ بیان کی گئی۔ یہ بتانے کی ضرورت تھی کہ ذرائع ابلاغ کے ذمہ داران ایک مسلمان ملک کے ذمہ دار شہری ہیں۔ پاکستان کا دستور بھی ان سے کچھ تقاضے کرتا ہے۔ مسلم معاشرہ بھی کچھ توقعات قائم کرتا ہے۔ اس حوالے سے ذرائع ابلاغ کا کیا کردار رہا ہے' یہ جائزے میں آنا چاہیے تھا۔ بعض اوقات یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس حوالے سے توجہ دلانا چند فرض شناس شہریوں کا فریضہ ہے جو اخباری مراسلات لکھتے رہیں کہ کیا کیا قابلِ اعتراض لوازمہ دکھایا اور پڑھایا جا رہا ہے' لیکن ذمہ داروں کو جیسے مادر پدر آزادی حاصل ہے کہ دینی اور معاشرتی اقدار کے خلاف جو چاہیں دکھائیں اور چھاپیں۔ کیا ان کے ضمیر نہیں!

احمد علی محمودی' حاصل پور۔ اللہ دتہ جمیل' جھنگ

'تہران کی القدس کانفرنس' (مئی ۲۰۰۶ء) محترم عبدالغفار عزیز کا اپنی نوعیت کا منفرد مضمون ہے۔ ایران اپنے مبنی بر عدل موقف پر جس جرأت و استقامت سے عالمی قوت کے سامنے ڈٹا ہوا ہے' دنیا بھر کے مسلمانوں کی نگاہیں ایران پر جمی ہوئی ہیں۔ ایسے میں مذکورہ مضمون سے جہاں مفید معلومات سامنے آئیں وہاں براہِ راست ایرانی قوم کے جذبے' عزم اور حوصلے کی تصویر دیکھنے کو ملی۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ پر انحصار اور براہِ راست مشاہدے کا فرق بھی صاف محسوس ہوا۔ کاش! مسلمان اپنی عالمی نیوز ایجنسی تشکیل دے سکیں۔

کانفرنس کی انفرادیت' عالمی اسلامی تحریک کے قائدین بالخصوص فلسطین کی پوری قیادت کی شرکت تھی۔ اُم نضال کی ایمان پرور گفتگو' حماس کی قیادت کو درپیش عملی مشکلات اور ان کے حل کے لیے جدوجہد اور اپنے اصولوں پر کسی قیمت پر سمجھوتہ نہ کرنے کا عزم' اُمت کی طرف سے دل کھول کر مالی امداد کا منظر——ایک زندہ